کب تک برداشت کیا جاتا رہے گا۔

گیارہویں پارلیمنٹ کے لئے انتخابات میں کسی بھی جماعت کو اکثریت نہیں ملی تو تمام سیکولر جماعتیں متحد ہو کر حکومت بنانے پر کسی ایک پروگرام کے تحت مل بیٹھیں تو کانگرس جماعت نے ان سیکولروادی جماعتوں پر اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہنے کی نیت سے ان پر اپنی ہدائتیں تھوپنی شروع کر دیں جسے ان سیکولروادی جماعتوں نے اپنی توہین سمجھتے ہوئے کسی بھی حالت میں ماننے سے انکار ہی کیا ۔۔۔ اب عالم یہ ہے کہ ہندوستان کی جمہوریت کے بارے میں غیر ممالک میں کیا رد عمل اور کیا خیال ہے اس کی تو ہمیں کوئی جانکاری نہیں ہے لیکن اپنے ملک کے عوام کے جو خیالات ہیں اس کے پیش نظر مستقبل میں پیش آنے والے حالات سے سب مشوش ہیں طرح طرح کے اندیشوں نے انھیں گھیرا ہوا ہے سیاسی جماعتوں اور سیاسی راہنماؤں نے ملک کی جو حالت کر دی ہے اس پر کیا کہا جائے اور کیا نہ کہا جائے بس اسی فکر و تردد میں گذر رہی ہے۔ روپیہ کی قیمت ڈالر کے مقابلے میں اس قدر گر گئی ہے کہ ہر شخص غیر یقینی صورتحال کے احساس میں مبتلا دکھائی دیتا ہے۔ اس قدر بھرشٹاچار کے واقعات سامنے ہیں کہ سیاست اور سیاسی جماعتوں اور اس کے راہنماؤں کے بارے میں عوام الناس کے خیالات پراگندہ ہو چکے ہیں ایک بار اڑیسہ کے انجہانی لیڈر بیجو پٹنائک نے کہا تھا کہ ہندوستان میں اب جب ہی سدھار ہو سکتا ہے جب یہاں ملٹری ساشن ہو جائے تو اس پر تمام لیڈروں نے بیجو پٹنائک کے خلاف چیخ چیخ کر زمین و آسمان ایک کر دیا تھا۔ مگر آج سیاست سیاسی جماعتوں اور سیاسی راہنماؤں کے کردار و عمل کو دیکھ کر عوام کی اکثریت بیجو پٹنائک کے خیالات سے متفق ہوتی دکھائی دے رہی ہے تو اس میں حیرت و استعجاب کی کوئی بات نہیں ہے۔ کون سی ایسی جگہ ہے جہاں بھرشٹاچار کی لعنت نے زور نہ پکڑ رکھا

ہے۔ اس نے ہمارے ملک کی اقتصادی حالت کو خستہ بنانے میں زوردار رول ادا کیا ہے
ابھی تک اس بیماری پر قابو پانے میں کسی کو بھی کامیابی نہیں ملی ہے چاہے وہ کوئی مذہبی
اصلاحی تنظیم ہو یا کوئی فلاحی ادارہ ہو یا انسانی حقوق کی محافظ کوئی جماعت ہو، سب ہی
بے بس و ناکام ہیں۔ آج ایڈس پر قابو پانے کے لئے بڑے بڑے پروگرام عمل میں لائے
جا رہے ہیں جبکہ یہ بیماری بھی ماڈرن انسان کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ننگی فلموں کی نمائش خوب
دھڑلے سے کی جاتی تھیں اس وقت جو احتجاج کرتے تھے کہ اس کو بند کرو یہ معاشرہ کو
دیمک کی طرح خراب کر دیگا اس وقت سب نے اس کو دقیانوسی کہہ کر مذاق اڑایا تھا آج
جب اس کے مضر اثرات نے لوگوں کا جینا حرام کر دیا ہے تو اب اس کے تدارک کی طرف
توجہ مرکوز ہوئی ہے لیکن اب مرض لاعلاج ہو گیا ہے اس لئے اب جاگنا بیکار ہے اب
کوئی علاج ہی اثر کرنے کے قابل نہیں رہا ہے اسی طرح بھرشٹاچار ملک کے لئے کینسر
بن چکا ہے اس کو دور کرنے کے لئے کیا تدبیر عمل میں لائی جائے اس پر سنجیدگی سے غور
کرنے کی ضرورت ہے اگر یہاں اپنی سیاسی جماعت کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر سوچنے
سمجھنے کی تکلیف گوارہ کی گئی تو یہ سب ہی کے لئے مہلک ثابت ہوگی مستقبل میں کوئی
جماعت اور کوئی لیڈر اور ملک کا کوئی فرد اس مضر بیماری کے مہلک اثرات سے بچ
نہیں پائے گا یہ حقیقت سب کو ماننی پڑے گی اور اب ہی تسلیم کرنی پڑے گی ورنہ
خسارہ ہی خسارہ ہے۔